# Globethics Repository

## Hidayat al-Ummah 'ala Minhaj al-Quran wa al-Sunnah (Charter of Guidance for the Muslim Umma Derived from the Qur’ an and Hadith (vol. 12)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

| | |
|---|---|
| Item Type | Book |
| Authors | Al-Qodiri, Muhammad Thohir |
| Publisher | Manshurat Minhaj al-Quran |
| Rights | With permission of the license/copyright holder |
| Download date | 2026-07-05 11:42:17 |
| Link to Item | http://hdl.handle.net/20.500.12424/187010 |

# فَصْلٌ فِي تَفْضِيْلِهِ ﷺ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

## ❁ حضور ﷺ کی تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر فضیلت کا بیان ❁

### اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ٣/١٢١٥، الرقم: ٣١٦٢، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ٤/١٧٤٥، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٥، الرقم: ٩٦٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٧، الرقم: ٣١٦٧٤، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤٧، الرقم: ٨٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٩، الرقم: ٥٥١٠۔

نَفْسِي. اِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا؟ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. نَفْسِي نَفْسِي. اِئْتُوا النَّبِيَّ ﷺ. فَيَأْتُوْنِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ’’عبدًا شکورًا‘‘ (یعنی شکرگزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں

ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (راوی نے باقی حدیث مختصر کرتے ہوئے بیان کیا پھر وہ نبی فرمائیں گے) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**۳. عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ**

---

**۲:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تكثُّرًا، ۲/۵۳۶، الرقم: ۱۴۰۵، وابن منده في كتاب الإيمان، ۲/۸۵۴، الرقم: ۸۸۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۰، الرقم: ۸۷۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۶۹، الرقم: ۳۵۰۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۷۷، الرقم: ۳۶۷۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۱، ووثّقه۔

**۳:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ۴/۱۷۴۸، الرقم: ۴۴۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۸۱، الرقم: ۲۹۵، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۷۱، الرقم: ۹۲۷۔

يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ، اشْفَعْ، يَا فُلَانُ، اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذٰلِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمایئے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘ اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤/٢١٨، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله رضی اللہ عنہ في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤، وفي شعب الإيمان، ٢/١٧٩، الرقم: ١٤٨٦۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى علیه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ علیه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوء ہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.**

**رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.**

’’حضرت ابی بن کعب رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

**٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى**

---

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب: ما أُعطِيَ النَّبِيَ صلی الله علیه وآله وسلم مِن الفضلِ، ١/٣٩، ٤٢، الرقم: ٤٧، ٥٤۔

كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. الْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبرِ انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔“ اسے امام ترمذی اور دارمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ

---

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب: ما أعطى النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩۔

النَّاسُ ثَـلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ ...... فذكر الحديث إلى أن قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنہ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِيَ اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بنی اسرائیل، ١٧: ٧٩]۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وروى ابن ماجه عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی الله عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے،

مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اﷲ تعالیٰ نے فرمایا: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

’’اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری زمین شق ہوگی اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں۔‘‘

**١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَلِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي.**

**رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

**١١. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.**

---

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧/٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤١۔

١١: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١/١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٢٢٣، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کرلے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔‘‘

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ

---

١٢: أخرجه الدارمي في السنن باب: ما أعطِيَ النَّبِيَّ ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٣.

١٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٢، الرقم: ٦٤٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، —

**ذَلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.**

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ﴿(اے ہمارے رب!) ان میں، انہی میں سے (آخری اور برگزیدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث فرما﴾، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ﴿اور اُس رسولِ (معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے﴾؛ اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

**١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَمُوسَى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِي حَبِيبًا، ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُوثِرَنَّ حَبِيبِي عَلَى خَلِيلِي**

...... ٢٥٣/١٨، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٠/٦، وفي دلائل النبوة، ١٧/١، والحاكم في المستدرك، ٦٥٦/٢، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٤٩/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٨٣/٦، والطبري في جامع البيان، ٥٨٣/٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٨٥/١، وفي البداية والنهاية، ٣٢١/٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥١٢/١، الرقم: ٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٢٢٣/٨، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثقه ابن حبان۔

**١٤:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١٨٥/٢، الرقم: ١٤٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٢٢/١، الرقم: ١٧١٦، والسيوطي في الفتح الكبير، ٢٩/١، وفي جامع ــ

وَنَجِيْبِي. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالسَّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام و سرگوشی کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی! میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل و کلیم پر ترجیح و فوقیت دوں گا۔'' اسے امام بیہقی، دیلمی، سیوطی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، وَأَحَدُهَا حَسَنٌ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے نبی ﷺ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔''

اسے امام طبرانی نے دو اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔

۱۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي مَسْأَلَةً، فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ، قُلْتُ: يَا رَبِّ، قَدْ كَانَتْ قَبْلِي رُسُلٌ، مِنْهُمْ مَنْ سُخِّرَتْ لَهُمُ الرِّيَاحُ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى، قَالَ: أَلَمْ أَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَجِدْكَ ضَالًّا فَهَدَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَجِدْكَ عَائِلًا فَأَغْنَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَشْرَحْ لَكَ

---

........ الأحاديث، ۱/۲۹، الرقم: ۱٦۹، والهندي في كنز العمال، ۱/۲۲۷۸، الرقم: ۳۱۸۹۳، والمناوي في فيض القدير، ۱/۱۰۹۔

**۱۵:** أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱/۷۵، الرقم: ۹٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۳، وأيضاً، ۹/۱٦٦۔

**۱٦:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/٤۵۵، الرقم: ۱۲۲۸۹، وفي المعجم الأوسط، ٤/۷۵، الرقم: ۳٦۵۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۰/۲۸۷، الرقم: ۳۰۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲۰/۱۰۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/۵۲٦، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٤/٤٦۲، الرقم: ۱۲۸۰۸۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

صَدْرَکَ وَوَضَعْتُ عَنْکَ وِزْرَکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَی، یَا رَبِّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدَسِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا پھر میرے دل میں آیا کہ کاش میں نے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا: الٰہی! بیشک مجھ سے پہلے پیغمبر گزرے جن کے لئے ہوا کو مسخر کیا گیا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے مُردے زندہ کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے حبیب!) کیا میں نے آپ کو یکتا نہیں پایا تو اپنے پاس ٹھکانہ دیا؟ کیا میں نے آپ کو اپنی محبت میں وارفتہ و بے خود نہیں پایا تو آپ کی (اپنی ذات کی طرف) رہنمائی کی؟ کیا میں نے آپ کو (وصالِ حق کا) طالب نہیں پایا تو آپ کو (اپنی لذتِ دیدار سے نوازا کر ہمیشہ کے لئے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیا؟ کیا میں نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لئے) کشادہ نہیں فرما دیا؟ اور میں نے آپ کا (غمِ امت کا) بار آپ سے اتار نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: ہاں! مالک (تو نے یہ تمام شرف مجھے عطا کئے ہیں)۔‘‘ اسے امام طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

## اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَی الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَی أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، بِمَ فَضَّلَهُ عَلَی أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ: ﴿وَ مَنۡ يَّقُلۡ مِنۡهُمۡ اِنِّیۡۤ اِلٰـهٌ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَذٰلِکَ نَجۡزِيۡهِ جَهَنَّمَ ؕ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِيۡنَ۝﴾ [الأنبياء، ۲۱: ۲۹] الآية. وَقَالَ اللهُ ﷻ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا۝ لِّيَغۡفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ

۱: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/ ۳۸، الرقم: ٤٦، والحاکم في المستدرك، ۲/ ۳۸۱، الرقم: ۳۳۳۵، والطبراني في المعجم الکبير، ۱۱/ ۳۲۹، الرقم: ۱۱٦۱۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۱۷۳، الرقم: ۱۵۱، والقرطبي في الجامع لأحکام القرآن، ۳/ ۲٦۳، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۵۳۹۔ ۵٤۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۵٤۔

ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾ [الفتح، ٤٨: ١-٢] قَالُوْا: فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ [إبراهيم، ١٤: ٤] الْآيَةَ، وَقَالَ اللهُ ﷻ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ [سبأ، ٣٤: ٢٨] فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء اور تمام اہل آسمان پر فضیلت بخشی لوگوں نے کہا: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے کس چیز کے ذریعے آپ ﷺ کو اہلِ آسمان پر فضیلت دی؟ انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا: ﴿اور ان میں سے کون ہے جو کہہ دے کہ میں اس (اللہ) کے سوا معبود ہوں سو ہم اسی کو دوزخ کی سزا دیں گے، اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیںo﴾ اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: ﴿(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے)o تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں)﴾ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ کی انبیاء کرام پر کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے﴾ (یعنی ہر نبی ایک مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا) اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: ﴿اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے (خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں)﴾۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جن وانس ہر ایک کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے حکم بن ابان کے اور وہ ثقہ ہیں۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خِيَارُ وَلِدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوْحٌ وَإِبْرَاهِيْمُ وَعِيْسَى وَمُوْسَى وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْخَلَالُ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تمام اولادِ آدم میں سے بہتر (یہ) پانچ ہستیاں ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور ان سب میں سے افضل ترین ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔“

امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح احادیث کے رجال ہیں۔ اور اسے امام خلال نے بھی اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللهَ عزوجل قَدْ فَضَّلَهُ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ عزوجل قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢]، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَالُ (٢٣٤-٣١١هـ) وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا انکار کیا میرے نزدیک وہ زندیق ہے۔ اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی اور (حدیثِ قدسی کی صورت میں) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔“ اور اس فرمانِ الٰہی: ”(اے حبیب مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!“ کی

۲: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٥، والخلال في السنة، ١/٢٦٤، الرقم: ٣٢٤، إسناده حسن، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٢٧١ والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٦٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٧٠، والآلوسي في روح المعاني، ٢١/١٥٤۔

۳: أخرجه ابن الخلال في السنة، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ ﷺ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘ اسے امام یزید بن خلال نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**٤. قال ابن الجوزي: كان نبينا ﷺ أصح الأنبياء مزاجًا، وأكملهم بدنًا وأصفاهم روحًا.**

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: ہمارے نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کرام علیهم السلام سے مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے کمال اعتدال پر ہیں اور بدن و جسد کے لحاظ سے بھی کامل واکمل اور روح و نفس کے حوالے سے سب سے زیادہ مصفّٰی ومنزہ ہیں۔‘‘

**٥. قال ابن الجوزي: أخذ الله له الميثاق على الأنبياء. فقال عزوجل: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾** [آل عمران، ٣: ٨١] **فجعل الأنبياء كالأتباع له، وألهمهم الانقياد، فلو أدركوه وجب عليهم اتباعه. وقد قال عليه الصلاة والسلام: لو كان موسى حيًّا ما وسعه إلا اتباعي.**

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اَخذِ میثاق وعہد کی رُو سے بھی آپ ﷺ کو جملہ انبیاء علیهم السلام پر مقدم فرمایا اور) تمام پیغمبران کرام سے (آپ کی اِتباع و اطاعت کا) عہد لیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اور اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو اِن کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے﴾۔ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء ومرسلین کو حضور نبی اکرم ﷺ کا تابع بنا دیا ہے اور انہیں آپ ﷺ کی اطاعت کا الہام فرمایا۔ اگر وہ آپ ﷺ کا شرف صحبت حاصل کرتے اور اس وقت تک موجود ہوتے تو لامحالہ آپ ﷺ کی اتباع کرتے۔ جس طرح کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر موسیٰ

---

٤: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦١۔

٥: ابن الجوزی في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦١۔

زندہ ہوتے تو ان کے لئے اتباع و اطاعت کے علاوہ اور کسی امر کی گنجائش اور وسعت نہ ہوتی۔‘‘

٦. قال ابن الجوزي: خاطب الله كلّ نبي باسمه فقال ﷻ: ﴿يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ [البقرة، ٢: ٣٥]، ﴿يٰـنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ﴾ [هود، ١١: ٤٨] ﴿يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ [هود، ١١: ٧٦]، ﴿قَالَ يٰـمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ﴾ [الأعراف، ٧: ١٤٤]، ﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ﴾ [ص، ٣٨: ٢٦]، ﴿يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ﴾ [المائدة، ٥: ١١٠]، ﴿يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ﴾ [مريم، ١٩: ٧] ﴿يٰـيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ [مريم، ١٩: ١٢]، ولم يخاطب نبيّنا بالاسم تعظيمًا له بل قال: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ١]، ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ﴾ [المائدة، ٥: ٦٧].

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ہر نبی و رسول کا ذکر نداء و خطاب کی صورت میں اُن کے ذاتی نام کے ساتھ کیا۔ (جیسا کہ) حضرت آدم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو﴾۔ حضرت نوح علیہ السلام کو نداء کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (کشتی سے) اتر جاؤ﴾۔ حضرت خلیل علیہ السلام کو ارشاد فرمایا: ﴿اے ابراہیم! اس (بات) سے درگزر کیجئے﴾۔ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے ذریعے برگزیدہ و منتخب فرما لیا﴾۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا: ﴿اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین کے اندر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے﴾۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا: ﴿اے عیسیٰ بن مریم میری ان نعمتوں کو یاد کرو﴾۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو ندا دی تو فرمایا: ﴿اے زکریا! ہم آپ کو بیٹے کی بشارت دیتے ہیں﴾ اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ﴿اے یحییٰ! ہماری عطا کردہ کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامو﴾۔ الغرض ہر نبی و رسول کو نداء و خطاب کے وقت ذاتی نام کے ساتھ نداء کی گئی مگر ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کو ذاتی نام کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا گیا بلکہ وصف نبوت و رسالت کے ساتھ نداء و خطاب سے مشرف فرماتے ہوئے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ اور ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ﴾ کہہ کر پکارا گیا۔‘‘

---

٦: ابن الجوزی في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٢۔

٧. قال ابن الجوزي: أخبر الله تعالى أنّ الأمم كانوا يخاطبون أنبياءهم بأسمائهم، كقولهم: ﴿يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ﴾ [هود، ١١: ٥٣] ﴿يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا﴾ [هود، ١١: ٦٢] ﴿يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ [الأعراف، ٧: ١٣٨] ﴿يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ﴾ [المائدة، ٥: ١١٢] ونهى أمته أن يخاطبوه باسمه، فقال تعالى: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ [النور، ٢٤: ٦٣] عن ابن عباس في قوله تعالى: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ [النور، ٢٤: ٦٣] قال: لا تقولوا: يا محمد. قولوا: يا رسول الله.

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُمم سابقہ کے متعلق خبر دی ہے کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کو ذاتی اسماء کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ (جیسا کہ) حضرت ہود علیہ السلام کو قوم نے کہا: ﴿اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے﴾، حضرت صالح علیہ السلام کو پکارا تو کہا: ﴿اے صالح! تم ہمارے درمیان قبل ازیں امیدوں اور آرزوؤں کا مرکز تھے (مگر آپ نے اس دین کا اظہار کرکے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا)﴾، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے خطاب کے دوران کہا: ﴿اے موسیٰ! ہمارے لئے معبود بناؤ جیسے کہ ان لوگوں کے لئے معبود (اصنام و اوثان کی صورت میں) ہیں﴾، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قوم نے نداء دی تو یہ انداز اختیار کیا: ﴿اے عیسیٰ بن مریم! کیا تمہارا رب اس امر کی طاقت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے انواع و اقسام کے کھانوں پر مشتمل دسترخوان نازل فرمائے﴾۔ الغرض ہر نبی کو ان کی قوم نے بوقت نداء و خطاب ذاتی نام سے پکارا، مگر جب حبیب خدا ﷺ کی باری آئی تو آپ ﷺ کی امت کو وہ اندازِ تخاطب و نداء ترک کرکے پیارے پیارے القابات اور اوصاف کمال کے ساتھ خطاب و نداء کا حکم دیا اور فرمایا: ﴿(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو﴾۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ’’یا محمد‘‘ کہہ کر نہ پکارو بلکہ ’’یا رسول اللہ‘‘ کہہ کر پکارو۔‘‘

٧: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٣۔

**٨. قال ابن الجوزي: قد كانت الأنبياء يجادلون أممهم عن أنفسهم. يقول قوم نوح: ﴿اِنَّا لَنَرٰکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ﴾** [الأعراف، ٧: ٦٠] **فقال دافعا عن نفسه: ﴿لَیۡسَ بِیۡ ضَلٰلَۃٌ﴾** [الأعراف، ٧: ٦١] **وقال قوم هود: ﴿اِنَّا لَنَرٰکَ فِیۡ سَفَاهَۃٍ﴾** [الأعراف، ٧: ٦٦] **فقال: ﴿لَیۡسَ بِیۡ سَفَاهَۃٌ﴾** [الأعراف، ٧: ٦٧] **وقال فرعون لموسی: ﴿اِنِّیۡ لَاَظُنُّکَ یٰمُوۡسٰی مَسۡحُوۡرًا﴾** [الإسراء، ١٧: ١٠١] **فقال موسی: ﴿وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّکَ یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا﴾** [الإسراء، ١٧: ١٠٢] **فتولی الله ﷻ المجادلة عن نبیه ﷺ. فلما قالوا: هو شاعر قال الله تعالی: ﴿وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ﴾** [یس، ٣٦: ٦٩] **وقالوا: کاهن، فقال تعالی: ﴿وَلَا بِقَوۡلِ کَاهِنٍ﴾** [الحاقة، ٦٩: ٤٢] **وقالوا: ضال. فقال الله تعالی: ﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ﴾** [النجم، ٥٣: ٢] **وقالوا: مجنون. فقال الله تعالی: ﴿مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ﴾** [القلم، ٦٨: ٢].

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: پہلے انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے اعتراضات اور طعن و تشنیع کا خود جواب دیتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا: ﴿(اے نوح!) بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں﴾ تو انہوں نے اپنا دفاع کرتے ہوئے خود فرمایا: ﴿اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں﴾۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا: ﴿(اے ہود!) بے شک ہم تمہیں حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں﴾، انہوں نے کہا: ﴿مجھ میں کوئی حماقت نہیں﴾۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر زبان طعن دراز کرتے ہوئے کہا: ﴿میں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ اے موسیٰ! تم سحر زدہ ہو (تمہیں جادو کر دیا گیا ہے)﴾، موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیا: ﴿اور میں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ اے فرعون! تم ہلاک زدہ ہو (تو جلدی ہلاک ہوا چاہتا ہے)﴾۔ (الغرض جس نبی پر بھی زبان طعن دراز کی گئی خود انہوں نے جواب دیا اور اپنا دامن عصمت ان الزامات سے صاف رکھا)۔ لیکن جب حضور نبی اکرم ﷺ پر تنقید کی گئی خود اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا۔ جب انہوں نے کہا کہ یہ شاعر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿ہم نے ان کو شعر کی تعلیم نہیں دی﴾۔ انہوں نے زبان طعن

---

٨: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفی ﷺ: ٣٦٣۔

وتشنیع استعمال کرتے ہوئے کاہن کہا اور قرآن مجید کو کاہنین کا کلام بتایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿یہ کلام کاہن نہیں ہے﴾۔ انہوں نے ضال اور گمراہ ہونے کا الزام عائد کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿تمہارے نبی نہ بے راہ ہوئے ہیں اور نہ بھٹکے ہیں﴾۔ جب انہوں نے آپ کے عقل وفہم پر اعتراض کیا تو اللہ رب العالمین نے فرمایا: ﴿(اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیں (بلکہ آپ خلق عظیم کے مالک ہیں اور آپ کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر عظیم ہے اور مجنوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے)o﴾۔‘‘

**٩. قال ابن الجوزي: قد اتخذه الله خليلًا كما اتَّخَذَ إبراهيم، فقال عليه السلام: ولكن صاحبكم خليل الله. عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن صاحبكم خليل الله يعني نفسه. ثم جعله الله حبيبًا وهذا ليست لغيره. عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال له ربه: قد اتخذتك خليلا وهو في التوراة مكتوب محمد حبيب الرحمن. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: اتخذ الله إبراهيم خليلا وموسى نجيّا واتخذني حبيبًا ثم قال: وعزتي لأوثرنَّ حبيبي على خليلي ونجيي.**

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا خلیل بنایا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو (یہ مقام) عطا کیا گیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن آپ کے صاحب خلیل اللہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک آپ کے نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ مزید برآں آپ ﷺ کو منصب محبوبیت بھی عطا فرمایا جو اور کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: بے شک میں نے تمہیں اپنا خلیل بنا لیا ہے، تورات میں آپ ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ محمد حبیب الرحمٰن یعنی حضرت محمد ﷺ ربِ رحمٰن کے حبیب ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ کو اپنے ساتھ ہم کلام کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں

٩: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٦۔

اپنے حبیب کو اپنے خلیل و کلیم پر ترجیح اور فوقیت و فضیلت دوں گا۔‘‘

**۱۰. قال ابن الجوزي: فإن كان إبراهيم كسر الأصنام فقد رمى نبينا رسول الله ﷺ هُبَلَ من أعلى الكعبة ثم أشار يوم الفتح إلى ثلاثمائة وستين صنمًا فوقعت. وإن كان هود نصر على قومه بالدَّبور فقد نُصر نبينا رسول الله ﷺ بالصَّبَا. فمزَّقت أعداءه يوم الخندق. وإن كان لصالح ناقة، فقد سجدت الإبل لنبينا رسول الله ﷺ. وإن كان يوسف مليح الصورة، فقد كان نبينا كالقمر ليلة البدر. وإن كان الحجر انفجر لموسى، فقد نبع الماء من بين أصابع نبينا رسول الله ﷺ، وهو أعجبُ لأن الماء ما يزال يخرج من الحجارة. وخوار النخل وحنينه إلى نبينا أعجب من حالات عصا موسى. وقد دعا نبينا رسول الله ﷺ الشجرة فشقت الأرض وجاءت إليه. وإن كانت الجبال سبّحت مع داود، فقد سبَّح الحصا في كفِّ نبينا ﷺ. وإن كان الحديد لِيّن لداود فقد لان الصخر لنبينا ﷺ.**

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اصنام و اَوثان کو توڑ ڈالا تو ہمارے حبیب پاک ﷺ نے ہبل بت کو کعبہ کی بلندی سے نیچے اتار پھینکا۔ پھر فتح مکہ کے دن تین سو ساٹھ بتوں کو چھڑی کا اشارہ فرمایا تو وہ اوندھے منہ گر پڑے۔ اگر حضرت ہود علیہ السلام کی ان کی قوم پر باد دبور کے ذریعے نصرت و امداد کی گئی تو ہمارے نبی مکرم ﷺ کی مدد بادِ صبا کے ذریعے کی گئی جو غزوہ خندق کے موقع پر دشمنوں کے خلاف چلی۔ اگر حضرت صالح علیہ السلام کو اونٹنی کا معجزہ عطا فرمایا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے اونٹ سربسجود ہوئے۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام میں حسن صورت اور صباحتِ رخسار تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پتھر سے چشمے پھوٹے تو حبیب خدا ﷺ کی مقدس انگلیوں سے پانی کے چشمے ابلے۔ اور یہ امر (یعنی انگلیوں سے پانی کا نکلنا) زیادہ عجیب ہے کیونکہ ہمیشہ پانی پتھروں اور پہاڑوں سے ہی نکلتا ہے۔ حضور نبی

۱۰: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۳۶۶، ۳۶۷۔

اکرم ﷺ کے لئے کھجور کے خشک ستون کا آواز حزیں نکالنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں زندگی آ جانے سے زیادہ بڑا معجزہ ہے۔ نیز حضور نبی اکرم ﷺ نے درخت کو بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ اگر پہاڑوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہ کے نغمے الاپے تو کنکریوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس میں تسبیح سنائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے اگر لوہا نرم ہو جاتا تھا تو ہمارے نبی اکرم ﷺ کے لیے سخت چٹان نرم ہو جاتی تھی۔‘‘

**١١. قال ابن الجوزي: وإن كان سليمان أعطي ملكَ الدنيا، فقد جيء لنبينا ﷺ بمفاتيح خزائن الأرض فأباها زُهدًا. وإن كانت الريح سُخِّرت لسليمان، غدوُّها شهر ورَواحها شهر، فنبينا ﷺ سار إلى بيت المقدس مسيرة شهر في بعض ليلة. وسارَ الرُّعبُ بين يديه مسيرة شهر. وعرج به مسيرة خمسين ألف سنة إلى العرش. وإن كان سليمان فهم كلامَ الطير، فقد فهم نبينا ﷺ كلامَ البعير والذئب والشجر والحجر. وإن كانت الجن سُخِّرت لسليمان، فقد جاءت إلى نبينا ﷺ طائفة من الجن مؤمنة به. وقد كان سليمان يصفِّد من عصاه منهم فلما تفلَّت عفريت على نبينا ﷺ تمكن منه وأَسَره. وقد كانت الجن أعوانًا لسليمان يخدمونه ونبينا ﷺ أعوانه الملائكة يقاتلون بين يديه ويدفعون أعداءه.**

’’علامہ ابن جوزی (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت و رفعت بیان کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں: اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو روئے زمین کی حکومت و سلطنت دی گئی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ کو خزائنِ ارضی کی چابیاں عطا فرمائی گئیں۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اس ہوا کو مسخر کر دیا گیا تھا جس کی صبح کی سیر ایک مہینہ کی راہ تھی اور شام کی سیر بھی ایک مہینہ کا راستہ تھا تو ہمارے حبیب اکرم ﷺ نے بھی شب معراج بیت المقدس تک کا ایک ماہ کا راستہ، رات کے تھوڑے سے حصہ میں طے فرما لیا۔ آپ ﷺ کا رعب و دبدبہ ایک مہینہ کی مسافت پر پھیلا ہوا تھا اور عرش تک پچاس ہزار سال کی مسافت

١١: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٧۔

بھی رات کے تھوڑے سے حصہ میں طے فرما لی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کا کلام سمجھنے کی صلاحیت عطا کی گئی تو ہمارے حبیب مکرم ﷺ نے اونٹ، بھیڑیئے اور شجر و حجر کے کلام کو سمجھا۔ اگر سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات کو مسخر کر دیا گیا تھا تو ہمارے محبوب پاک ﷺ کے لئے جنات کا ایک گروہ حالت ایمان میں حاضر ہوا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اگر سرکش جنات کو قید کر سکتے تھے تو ایک سرکش جن جب حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز توڑنے کے لئے آیا تو آپ ﷺ نے اس کو پکڑ لیا اور قید فرما لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معاون و مددگار جن تھے جو آپ کی خدمت بجا لاتے تھے مگر حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت گزار اور لشکری ملائکہ تھے جو آپ ﷺ کے سامنے آپ کے اعداء سے قتال کرتے اور آپ ﷺ کے دشمنوں کو آپ ﷺ سے دور رکھتے۔‘‘

**١٢. قال الإمام القسطلاني: ورواه البغوي في تفسيره بلفظ: وما أقسم الله بحياة أحد إلا بحياته، وما أقسم بحياة أحد غيره، وذلک يدل على أنه أكرم خلق الله على الله.**

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ امام بغوی رَحِمَهُ الله نے اپنی تفسیر میں (آپ ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے) ان الفاظ میں ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی سوائے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے اور آپ ﷺ کے علاوہ کسی ایک کی زندگی کی قسم نہیں کھائی اور یہ قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں۔‘‘

**١٣. قال الشيخ تقي الدين السبكي: ...... فالنبي ﷺ نبي الأنبياء، ولهذا ظهر في الآخرة جميع الأنبياء تحت لوائه، وفي الدنيا كذلک ليلة الإسراء صلى بهم. ولو اتفق مجيئه في زمن آدم ونوح وإبراهيم و موسى وعيسى صلوات الله وسلامه عليهم وجب عليهم وعلى أممهم الإيمان به ونصرته. وبذلک أخذ الله الميثاق عليهم.**

---

١٢: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهِب اللّدنّية بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٢/ ٤٤٨۔

١٣: أخرجه القسطلاني في المواهِب اللّدنّية بِالمنحِ المحمّديّة، ١/ ٣٣۔

”حضرت شیخ تقی الدین سبکی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ۔۔۔۔حضور نبی اکرم ﷺ تمام نبیوں کے نبی ہیں، یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، اسی طرح دنیا میں شب معراج آپ نے سب کی امامت فرمائی اور اگر ایسا ہوجاتا کہ آپ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں سے کسی کے دور میں تشریف لاتے تو ان پر اور ان کی امتوں پر لازم ہوتا کہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں، اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی بات کا وعدہ لیا ہے۔“

www.MinhajBooks.com

# فَصْلٌ فِي كَوْنِ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ

## ﴿ اَنبیاء علیھم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان ﴾

### اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (البقرة، ۲: ۱۴۳)

’’اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو۔‘‘

۲. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَo (البقرة، ۲: ۱۵۴)

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مُردہ ہیں، (وہ مُردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیںo‘‘

۳. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَo فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ لا وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo (آل عمران، ۳: ۱٦۹، ۱۷۰)

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہےo وہ (حیاتِ جاودانی کی) ان (نعمتوں) پر فرحاں و شاداں رہتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے ان پچھلوں سے بھی جو (تاحال) ان سے نہیں مل سکے (انہیں ایمان اور طاعت کی راہ پر دیکھ کر) خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گےo‘‘

٤. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo

(النساء، ٤: ٤١)

’’پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےo‘‘

٥. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo

(النساء، ٤: ٦٤)

’’اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

٦. وَمَا کَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا کَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَo

(الأنفال، ٨: ٣٣)

’’اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوںo‘‘

٧. وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ کُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِکَ شَهِيْدًا عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ ط وَنَزَّلْنَا عَلَيْکَ الْکِتٰبَ تِبْيَانًا لِّکُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِيْنَo

(النحل، ١٦: ٨٩)

’’اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر امت میں انہی میں سے خود ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو ان سب (امتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہےo‘‘

## اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ. قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ). فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے واقعۂ سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) ان کو بتا دیتا۔ اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے صلاۃ پڑھ رہے تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے ہوئے صلاۃ پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر

---

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبونعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے صلاۃ پڑھ رہے تھے اور تمہارے دوست (یعنی خود حضور ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کروائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ (وفي رواية هَدَّابٍ: مَرَرْتُ) عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں معراج کی شب سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، (اور ہدّاب کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا) درآنحالیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں مصروفِ صلاۃ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**٣. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ**

---

**٢:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ٤/١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٥، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ٣/٢١٥، الرقم: ١٦٣١-١٦٣٢، وفي السنن الكبرى، ١/٤١٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٤٢، الرقم: ٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٨، الرقم: ١٢٥٢٦-١٣٦١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٣٥، الرقم: ٣٦٥٧٥، وأبو يعلى في المسند، ٦/٧١، الرقم: ٣٣٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٣، الرقم: ٧٨٠٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٢، الرقم: ١٢٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٧٠، الرقم: ٦٥٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٤٤.

**٣:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وفي كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي —

يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ. فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْکَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ فَقَالَ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی، اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ کا جسد مبارک خاک میں مل چکا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ ﷻ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا) حرام کر دیا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي، حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح لوٹا دی ہوئی ہے (میری توجہ اس کی طرف مبذول فرماتا ہے) یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“

........ في السنن، كتاب: الجمعة، باب: إكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٩١/٣، الرقم: ١٣٧٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ٣٤٥/١، الرقم: ١٠٨٥۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢١٨/٢، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل في المسند ٥٢٧/٢، الرقم: ١٠٨٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٥/١٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وفي شعب الإيمان، ٢١٧/٢، الرقم: ٤١٦١،١٥٨١، وابن راهويه في المسند، ٤٥٣/١ الرقم: ٥٢٦۔

اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٥. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.**

**رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمَنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.**

’’حضرت ابو درداء رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی الله عنه کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیھم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں اور امام منذری اور عجلونی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

---

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٣، الرقم: ٢٠٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، ٤/٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٣٠٤۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

## اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت داؤد بن ابو صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے ہے، تو اس نے اس

---

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٠٦، الرقم: ١٣٤٩٦، والدارقطني عن حاطب رضی اللہ عنہ في السنن، ٢/٢٧٨، الرقم: ١٩٣ والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٩، الرقم: ٤١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٠، رقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٨، الرقم: ٣٩٩٩، وفي المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٤، ٩/١٤٤، الرقم: ٩٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٤٩، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام ١/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٤٥، والهندي في كنز العمال، ٦/٨٨، الرقم: ١٤٩٦٧۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت رؤو جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت رؤو جب اس کا ولی نا اہل ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

**۲. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.**

’’حضرت سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایام حرّہ کا واقعہ پیش آیا تو مسجد نبوی ﷺ میں تین دن تک اذان اور اِقامت نہ کہی گئی، اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ (نے مسجد میں پناہ لی ہوئی تھی اور) انہوں نے مسجد نہیں چھوڑی تھی۔ وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر ایک دھیمی سی آواز کے ذریعے جو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور سے سنتے تھے پھر اس آواز کا انہوں نے مطلب بھی بتایا۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

**۳. قال الغزالي: كل من يتبرك بمشاهدته في حياته، يتبرك بزيارته بعد وفاته.**

’’امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص کہ جس کی زندگی میں اُس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاتی ہے، وفات کے بعد بھی اُس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔‘‘

---

۲: أخرجه الدارمي في السنن، ۵۶/۱، الرقم: ۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۴۰۰/۲، الرقم: ۵۹۵۱، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ۲۹۱/۱، الرقم: ۴۰۲۹۔

۳: الغزالي في إحياء علوم الدين، ۲۴۷/۲۔

## اَلْبَابُ الخَامِسُ:

# نُصْرَةُ النَّبِيِّ ﷺ

## ﴿نصرتِ رسول ﷺ﴾

۱. فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم فِي نُصْرَتِهِ ﷺ

﴿نصرتِ رسول میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي عَمَلِ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم فِي عِصْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ناموسِ رسالت کی حفاظت کرنے کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي خِدْمَةِ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم لِدِيْنِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمتِ دینِ محمدی کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

# فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ ﷺ فِي نُصْرَتِهِ ﷺ

## ﴿نصرتِ رسول ﷺ میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

### اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

(النساء، ٤: ٦٤)

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے ○“

۲. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الأعراف، ٧: ١٥٧)

”(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو

اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے۔ ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں o‘‘

۳. هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَo (التّوبة، ۹: ۳۳)

’’وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (رسول ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا لگے o‘‘

۴. اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَكَلِمَةُ اللهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌo (التّوبة، ۹: ۴۰)

’’اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی غلبہ اسلام کی جدوجہد میں) مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) سو بے شک اللہ نے ان کو (اس وقت بھی) مدد سے نوازا تھا جب کافروں نے انہیں (وطنِ مکہ سے) نکال دیا تھا درآنحالیکہ وہ دو (ہجرت کرنے والوں) میں سے دوسرے تھے جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرما دی اور انہیں (فرشتوں کے) ایسے لشکروں کے ذریعہ قوت بخشی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اس نے کافروں کی بات کو پست و فروتر کر دیا، اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و بالا ہی ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے o‘‘

۵. اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًاo اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللهَ ؕ یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ

اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۝ (الفتح، ۴۸: ۸-۱۰)

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۝ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو۝ (اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۝‘‘

۶. هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ. (الفتح، ۴۸: ۲۸-۲۹)

’’وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اور (رسول ﷺ کی صداقت و حقانیت پر) اللہ ہی گواہ کافی ہے۝ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت (اور زورآور) ہیں (لیکن) آپس میں رحم دل۔‘‘

۷. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۝ وَّ يَنْصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيْزًا۝ (الفتح، ۴۸: ۱-۳)

’’(اے حبیبِ مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے)۝ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کئے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امّت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت

(ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امّت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے○ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے○‘‘

## اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

**١. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

**وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه: اهْجُ الْمُشْرِکِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَکَ.**

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔‘‘

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: بدء الخلق، باب: ذکر الملائکة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، وفي کتاب: المغازي، باب: مرجع النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الأحزاب ومخرجه إلی بني قريظة، ٤/١٥١٢، الرقم: ٣٨٩٧، وفي کتاب: الأدب، باب: هجاء المشرکين، ٥/٢٢٧٩، الرقم: ٥٨٠١، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الکبری، ٣/٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٢، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠/٢٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٩٠، الرقم: ١١٩، وفي المعجم الأوسط، ٢/٤٩، الرقم: ١٢٠٩، ٣/٢٦٨، الرقم: ٣١٠٨، وفي المعجم الکبير، ٤/٤١، الرقم: ٣٥٨٨۔ ٣٥٨٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/٢١٤۔

۲. عَنْ هِشَامٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى

---

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ۴/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ۴/۱۹۳۳، الرقم: ۲۴۸۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۲۹۹، الرقم: ۸۶۳، والحاكم في المستدرك، ۳/۵۵۵، الرقم: ۶۰۶۳، وقال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۰۷، الرقم: ۱۴۹۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ۲/۹۷۴، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱۶، الرقم: ۴۸۷۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۲۲۰۔

**وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.**

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔''

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**٤. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ**

---

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه في كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٤/٢٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/٥٨، الرقم: ٢٦٨١، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وفي السنن الكبرى، ١/٦٦٥، الرقم؛ ٢٢٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٩، الرقم: ١٣٣٢٠، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٤، الرقم: ٤٧٢٢، والبزار في المسند، ١/٣٤٠، الرقم: ٢٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨.

نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا هَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اگر آپ ہمیں برک غماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔ لوگ (آپ ﷺ کی معیت میں) چلے یہاں تک کہ وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ،

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ۱۹۳۵/۴، الرقم: ۲۴۹۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۸/۴، الرقم: ۳۵۸۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۸/۱۰، الرقم: ۲۰۸۹۵، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۲۹/۲، الرقم: ۹۲۹، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۶۴/۱، الرقم: ۲۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹۳/۱۲۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ رضي الله عنه: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيْهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان (گستاخوں) پر ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفارِ قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفارِ قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے۔ پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر نے میرے لئے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں (ان کی ہجو کرتے ہوئے) آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

**٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: وَکَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن الخطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کو محبوب حضرت عمر ﷛ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٧. عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ ﷛ أَخِي زَيْدٍ ﷛ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ: هُوَ ذَا، قَالَ: فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَکَ لَمْ أَمْنَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، لَا أَخْتَارُ عَلَيْکَ أَحَدًا أَبَدًا، قَالَ:**

---

**٦:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/٦١٧، الرقم: ٣٦٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٥، الرقم: ٥٦٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٥، الرقم: ٦٨٨١، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٧٤، الرقم: ٦١٢٩، والبزار في المسند، ٦/٥٧، الرقم: ٢١١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٥٩.

**٧:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب زيد بن حارثة ﷛، ٥/٦٧٦، الرقم: ٣٨١٥، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٣٧، الرقم: ٤٩٤٨، وقال: صحيح الإسناد، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٨٦، الرقم: ٢١٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٢، الرقم: ١٣٨٤، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢١٧، الرقم: ٢٢٥١، وابن حبان في الثقات، ٣/٥٧، الرقم: ١٨٦، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/١٦١، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٥/٦٣، الرقم: ٢٦٠٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٨٧، وفي الإصابة، ١/٤٥٦، الرقم: ١٠٧٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٢٤.

فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو (گھر) بھیج دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ (تمہارا بھائی) یہ ہے۔ اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں منع نہیں کروں گا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے (فوراً) عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی رائے سے زیادہ اپنے بھائی کی رائے بہتر پائی۔‘‘

اسے امام ترمذی، حاکم، طبرانی، بیہقی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذَلِکَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيْبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا کُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه البيهقي أيضا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مِنْ أَيْنَ هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِکَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا

---

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأحکام، باب: الرجل يستسقي کل دلو بتمرة ويشترط جلدة، ۲/۸۱۸، الرقم: ۲٤٤٦، والبيهقي في السنن الکبرى، ٦/۱۱۹، الرقم: ۱۱٤۲۹، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/۳۸۵، والزيلعي في نصب الراية، ٤/۱۳۲۔

لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلَی هَذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيٌّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جِرْيَةِ السَّيْلِ عَلَی وَجْهِهِ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ مزدوری کرنے کے لئے نکلے تاکہ اس سے کچھ (معاوضہ) حاصل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی تکلیف کا مداوا کر سکیں چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لئے (بطورِ معاوضہ) سترہ ڈول پانی کھینچا اور ہر ڈول کے بدلے اس نے ایک عمدہ کھجور دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

’’اور امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ کئی دن کے فاقہ سے ہیں تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تاکہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کیا جا سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ، تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لئے تیار رہنا چاہئے۔‘‘

۹. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّی غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْبَکْرٍ رضی الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَکُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس

۹: أخرجه الحاکم في المستدرک، ۳/۷۰، الرقم: ۴۴۲۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۶/۲۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۱۷۔

قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (آئے اور) کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (عشقِ رسول ﷺ میں) مجنوں بن چکا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

**۱۰. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِکَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ کَانَ وَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ، وَسَعَوْا بِذَلِکَ إِلَی أَبِي بَکْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: هَلْ لَکَ إِلَی صَاحِبِکَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَی بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ: أَوَ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذَلِکَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: أَوَ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَی بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ. أُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِذَلِکَ سُمِّيَ أَبُوْ بَکْرٍ ’’الصِّدِّيْقَ‘‘. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلَی.**

’’اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے آقا ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق

۱۰: أخرجه الحاکم في المستدرک، ۳/ ۶۵، الرقم: ۴۴۰۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۵/ ۳۲۸، وأبو يعلی في المعجم، ۱۰/ ۴۵، الرقم: ۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/ ۳۰۷، الرقم: ۸۲۷۱۔

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ ﷺ کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ ﷺ کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ''الصدیق'' کے لقب سے موسوم ہوئے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**۱۱. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ.**

**رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.**

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں۔ اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) تمہاری مدد کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

**۱۲. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ**

---

۱۱: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٤١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٩٠۔

۱۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣، وابن الجوزى في صفوة الصفوة، ١/٢٤٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٥١۔

**ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَکْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَکْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَی اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَی قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ.** رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**۱۳. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَی الْمَدِيْنَةِ فِی الْهِجْرَةِ، أَمَرَنِي أَنْ أُقِيْمَ بَعْدَهُ حَتَّی أُؤَدِّيَ وَدَائِعَ کَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ، وَلِذَا کَانَ يُسَمَّی الْأَمِيْنُ. فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا، فَکُنْتُ أَظْهَرُ، مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ طَرِيْقَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّی قَدِمْتُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُقِيْمٌ، فَنَزَلْتُ عَلَی کُلْثُوْمِ بْنِ الْهِدْمِ، وَهُنَالِکَ مَنْزِلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.**

---

۱۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبری، ۳/۲۲، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۶۹۔

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

’’حضرت علی ﷜ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ابھی مکہ میں ہی رکوں تا آنکہ میں لوگوں کی امانتیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں وہ انہیں لوٹا دوں۔ اسی لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پس میں نے تین دن مکہ میں قیام کیا، میں مکہ میں لوگوں کے سامنے رہا، ایک دن بھی نہیں چھپا۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں مقیم تھے۔ پس میں کلثوم بن ہدم کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام تھا۔‘‘ اس حدیث کو ابن سعد نے **الطبقات الکبری** میں بیان کیا ہے۔

## اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عُرْوَةَ ﷜ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان ﷜ کو برا بھلا کہا جائے۔ فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

’’بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤/٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٦، الرقم: ٨٩٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣٤١، الرقم: ٤٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٠.

عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢. قال أبو سفيان ابن حرب: أنشدک بالله يا زيد، أتحبّ أنّ محمداً الآن عندنا مکانک تضرب عنقه وإنّک في أهلک؟ فقال زيد: والله، ما أحبّ أنّ محمداً الآن في مکانه الّذي هو فيه تصيبه شوکة وأنّي جالس في أهلي. فقال أبو سفيان: ما رأيتُ من النّاس أحداً يحبّ أحداً کحبّ أصحاب محمد محمداً ﷺ.**

''ابو سفیان بن حرب نے (صحابیٔ رسول حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے زید! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت محمد ﷺ تیری جگہ ہوں اور ان کی (معاذ اللہ) گردن ماری جائے اور تو واپس اپنے اہل و عیال میں چلا جائے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: خدا کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس وقت جہاں بھی رونق افروز ہیں وہاں آپ ﷺ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے اہل و عیال کے پاس ہوں۔ اس وقت ابو سفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو اس قدر محبوب رکھتا ہو جس قدر کہ محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کو محبوب رکھتے ہیں۔''

**٣. قال صهيب: لم يشهد رسول الله مشهداً قط إلا کنت حاضره، ولم يبايع بيعة قط إلا کنت حاضره، ولم يسر سرية قط إلا کنت حاضرها، ولا غزا غزاة قط أول الزمان وآخره إلا کنت فيها عن يمينه أو شماله، وما خافوا أمامهم إلا وکنت أمامهم، ولا ما وراءهم، إلا کنت وراءهم، وما جعلت**

٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/ ٣٦٢، وابن سعد في الطبقات الکبرى، ٢/ ٥٦، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/ ٦٤٩۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٨/ ٣٧، الرقم: ٧٣٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٥١، وابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٣/ ٤٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٣٠٦۔

رسول الله ﷺ بيني وبين العدو قط حتّى توفي رسول الله ﷺ.

’’حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی زندگی میں کوئی بھی بیعت ہوتی تو میں اس میں ضرور شریک ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات تک تمام غزوات اور سرایا غرض ہر موقعہ پر آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں یا بائیں منڈلاتا رہتا۔ اگر آپ ﷺ کے سامنے مجھے خوف محسوس ہوتا تو میں سامنے چلا جاتا اور اگر پیچھے سے دشمنوں کا ڈر ہوتا تو پیچھے پہنچ جاتا تھا۔ میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے وصال مبارک تک اپنے اور دشمنوں کے بیچ میں نہیں چھوڑا۔‘‘

٤. قال الأستاذ أبو علي الدّقاق: المريدُ متحمِّل، والمراد محمول. وسمعته يقول: كان موسى عليه السلام، مريداً، فقال: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِیْ﴾ [طه، ٢٠: ٢٥]، وكان نبينا ﷺ، مراداً، فقال الله تعالى: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَo وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَo الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَo وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ١-٤] وكذلك قال موسى عليه السلام: ﴿رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ط قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ﴾ [الأعراف، ٧: ١٤٣] وقال لنبينا ﷺ: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ﴾ [الفرقان، ٢٥: ٤٥]

’’حضرت ابو علی دقاقؒ بیان کرتے ہیں: مرید وہ ہے جو طریقِ ریاضت میں مشقتیں جھیلے اور مراد وہ ہے جس سے یہ مشقتیں اٹھا دی گئی ہوں۔ (راوی کہتا ہے کہ) انہوں نے مزید فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام مرید (یعنی دیدارِ الٰہی کے مشتاق) تھے جبھی تو انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور عرض کیا ﴿اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرمادے﴾، اور ہمارے نبی ﷺ چونکہ مراد تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیاo اور ہم نے آپ کا (غمِ اُمت کا وہ) بار آپ سے اتار دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا﴾‘‘ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ﴿اے رب! مجھے (اپنا

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٤۔

جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کرلوں، اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا ﴾اور ہمارے نبی ﷺ کو فرمایا: ﴿کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نگاہ نہیں ڈالی کہ وہ کس طرح (دوپہر تک) سایہ دراز کرتا ہے﴾۔‘‘

**٥. حكى الإمام أبو القاسم القشيري أن عمرو بن الليث أحد ملوك خراسان ومشاهير الثوار المعروف بالصفار مات، رُئي في النوم، فقيل له: ما فعل الله بک؟ فقال: غفر لي، فقيل: بماذا؟ قال: صعدت ذروة جبل يوماً فأشرفت على جنودي، فأعجبتني كثرتهم، فتمنيت أني حضرت رسول الله ﷺ فأعنته ونصرته فشكر الله لي ذلک و غفر لي.**

’’امام ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن لیث خراسان کا ایک بادشاہ تھا جو مشہور حاکم تھا۔ اسے صفار کہتے تھے، وہ فوت ہوگیا۔ خواب میں اُسے دیکھا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ خدا نے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ اس نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا گیا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ میں ایک دن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اوپر سے اپنے لشکر کو جھانکا تو ان کی کثرت سے میں خوش ہوا۔ اس وقت میں نے تمنا کی اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ کی نصرت و اعانت کے لیے یہ سارا لشکر پیش کر دیتا۔ یہ بات اللہ ﷻ کو پسند آئی اور مجھے بخش دیا۔‘‘

---

٥: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥١١۔

# فَصْلٌ فِي عَمَلِ الصَّحَابَةِ ﷺ فِي عِصْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ

## ﴿صحابہ کرام ﷺ کا ناموس رسالت کی حفاظت کرنے کا بیان﴾

### اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الأعراف، ٧: ١٥٧)

”(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۝“

٢. اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ (الأحزاب، ٣٣: ٦)

”یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہےo“

۳. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَ كَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤٠)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختم رسالت اور ختم نبوت کا وقت آ گیا ہے)o“

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ٤٨: ١٠)

”(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo“

٥. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًاo (الفتح، ٤٨: ٢٨، ٢٩)

”محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت

(اور زور آور) ہیں (لیکن) آپس میں رحم دل (ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ ان کا غصہ ان کی محبت سب اللہ کے لئے ہے، اے دیکھنے والے) تو (بھی) دیکھتا ہے کہ وہ (کبھی) رکوع (کبھی) سجود میں ہیں (غرض ہر طرح) اللہ سے اس کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلبگار ہیں ان کی علامت (ان کے پرنور پر رونق نشانِ سجدہ سے) ان کے چہروں پر نمایاں ہے جو سجدوں کا اثر ہے (ان کے چہروں پر عبادت کے آثار، پیشانی پر سجدہ کے نشان، ولایت کا باران کی جبین پر ہے یہ تو الگ پہچانے جاتے ہیں) ان (صحابہ) کی تعریف توریت میں اور ان کے اوصاف انجیل میں (آئے) ہیں ان کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے کہ اس نے (پہلے) سوئی (کی طرح کی ایک پتی) نکالی، پھر (اردگرد کے ماحول اور زمین سے قوت حاصل کرکے) اس کو مضبوط (اور قوی) کیا۔ پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر (بڑھ کر) اپنے بل پر کھڑی ہوگئی (اور یہ سرسبز ولہلہاتی ہوئی کھیتی) کاشتکاروں کو بھلی معلوم ہونے لگی (اسلام کی کھیتی بھی لہلہا رہی ہے) تاکہ کافروں کا جی جلے (اور یہ تو دنیا میں ان صحابہ کرام اور مومنوں کا انعام ہے، آخرت میں تو) اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۰‘‘

## اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

---

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ۲/۶۵۵، الرقم: ۱۷۴۹، وفي كتاب: الجهاد والسير، ۳/۱۱۰۷، الرقم: ۲۸۷۹، وفي كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، ۴/۱۵۶۱، الرقم: ۴۰۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ۲/۹۸۹، الرقم: ۱۳۵۷، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما جاء في المغفر، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ۴/۲۰۲، الرقم: ۱۶۹۳، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام، ۳/۶۰، الرقم: ۲۶۸۵، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ۵/۲۰۰، الرقم: ۲۸۶۷، وفي السنن الكبرى، ۲/۳۸۲، الرقم: ۳۸۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۸۵، ۲۳۱-۲۳۲، الرقم: ۱۲۹۵۵، ۱۳۴۳۷، ۱۳۴۶۱، ۱۳۵۴۲، وابن حبان في الصحيح، ۹/۳۷، الرقم: ۳۷۲۱، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲/۲۵۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۲۹، الرقم: ۹۰۳۴۔

الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابن خطل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے (ہمارے لئے کیا حکم ہے کیونکہ مکہ میں کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے (وہیں) قتل کر دو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في قول الرجل ويلك، ۲۲۸۱/۵، الرقم: ۵۸۱۱، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه، ۲۵۴۰/۶، الرقم: ۶۵۳۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۷۴۴/۲، الرقم: ۱۰۶۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۵۹/۵، الرقم: ۸۵۶۰۔۸۵۶۱، ۳۵۵/۶، الرقم: ۱۱۲۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۵/۳، الرقم: ۱۱۶۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۴۰/۱۵، الرقم: ۶۷۴۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۱/۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۴۶/۱۰۔

**أَبُوْسَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث پاک حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ**

---

**۳:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ۳/۱۲۹۹، الرقم: ۳۳۳۸، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/۱۹۳٤-۱۹۳۵، الرقم: ۲٤۸۹-۲٤۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۱۰۳، الرقم: ۵۷۸۷۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَى وَاشْتَفَى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حضرت حسان سے) یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

’’تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔

’’تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

’’بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی الله عنه

٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٠٧، الرقم: ٩٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٠٢، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٤٠۔

فَقَتَلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’عروہ بن محمد نے بلقین کے کسی شخص سے روایت کی کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَلَبَهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون میرے دشمن سے بدلہ لے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پھر میدان میں نکل کر اسے قتل کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے جسم کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ في قصة طويلة: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِلَی قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، فَأَبَی أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: كُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّی يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا (مذاکرات کے

---

۵: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٢٣٧، ٣٠٧، الرقم: ٩٤٧٧، ٩٧٠٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/ ٤٥، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٥٤۔

۶: أخرجه البيهقي في السنن الكبری، ٩/ ٢٢١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/ ٣٦٩۔

بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کئے) پلٹ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ گئے۔'' اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَضَی بَيْنَهُمَا، فَقَالَ الْمُقْتَضَی عَلَيْهِ: رُدَّنَا إِلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: نَعَمْ، إِنْطَلِقَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَضَی لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلَی هَذَا، فَقَالَ: رُدَّنَا إِلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَرَدَّنَا إِلَيْکَ. فَقَالَ: أَکَذَاکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: مَکَانَکُمَا حَتَّی أَخْرُجَ إِلَيْکُمَا فَأَقْضِي بَيْنَکُمَا، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَی سَيْفِهِ، فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلَی عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَدْبَرَ الْآخَرُ، فَأَتَی رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَتَلَ عُمَرُ، وَاللهِ، صَاحِبِي، وَلَوْ لَا أَعْجَزْتُهُ لَقَتَلَنِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا کُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَجْتَرِئَ عُمَرُ عَلَی قَتْلِ مُؤْمِنٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی يُحَکِّمُوْکَ﴾ [النساء، ٤: ٦٥].

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَی النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَضَی لِلْمُحِقِّ عَلَی الْمُبْطِلِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ: لَا أَرْضَی، فَقَالَ صَاحِبُهُ: فَمَا تُرِيْدُ؟ قَالَ: أَنْ تَذْهَبَ إِلَی أَبِي بَکْرٍ الصِّدِّيْقِ. فَذَهَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ لَهُ: قَدِ اخْتَصَمْنَاهُ إِلَی النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَضَی لِي. فَقَالَ أَبُوْ بَکْرٍ: أَنْتُمَا عَلَی مَا قَضَی بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم. فَأَبَی صَاحِبُهُ أَنْ يَرْضَی فَقَالَ: نَأْتِي عُمَرَ بْنَ

---

٧: أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٨٢، ٥٨٥، والعيني في عمدة القاري، ١٢/٢٠٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢٣٢١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٣٢٩، الرقم: ٣٣٩.

**الْخَطَّابِ. فَقَالَ الَّذِي الْمَقْضِيُّ لَهُ: قَدِ اخْتَصَمْنَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى لِي عَلَيْهِ. فَأَبَى أَنْ يَرْضَى. فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: كَذٰلِکَ. فَدَخَلَ عُمَرُ مَنْزِلَهُ وَخَرَجَ وَالسَّيْفُ فِي يَدِهِ قَدْ سَلَّهُ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ الَّذِي أَبَى أَنْ يَرْضَى فَقَتَلَهُ.**

**وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ (عُمَرُ): هٰکَذَا أَقْضِي بَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ اللهِ وَقَضَاءِ رَسُوْلِهِ. فَأَتَى جِبْرَئِيْلُ عليه السلام رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عُمَرَ قَدْ قَتَلَ الرَّجُلَ وَفَرَّقَ اللهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رضی الله عنه.**

رَوَاهُ ابْنُ کَثِيْرٍ، وَالسَّيُوْطِيُّ، وَالْحَکِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (برائے تصفیہ) بھیج دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اسی کے پاس چلے جاؤ۔ جب وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے (سارا قصہ بیان کرتے ہوئے) کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرمایا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ ہمیں عمر کے پاس بھیج دیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے آدمی سے) پوچھا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں اپنی جگہ پر ہی رکے رہو، میں ابھی تمہارے پاس آ کر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے کہا تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ (یہ حالات دیکھ کر) دوسرا شخص وہاں سے بھاگ نکلا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ، بخدا! عمر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو وہ مجھے بھی قتل کر دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ عمر کسی مومن کو قتل کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ آپ کو حاکم بنا لیں﴾۔

’’دوسری روایت میں ہے: حضرت عتبہ بن ضمرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی

اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے جھوٹے کے خلاف حق دار کے لیے فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ میں اس فیصلے کو قبول نہیں کرتا۔ اس کے ساتھی نے کہا کہ (اب) تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اب تم میرے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چلو۔ وہ دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا کہ (قبل ازیں) ہم اپنے جھگڑا لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے حق میں جو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا وہی برقرار ہے۔ اس کے ساتھی نے اس پر راضی ہونے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ ہم حضرت عمر کے پاس جائیں گے۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے (حضرت عمر سے) کہا کہ (قبل ازیں) ہم اپنے جھگڑا لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا تھا لیکن یہ شخص اس فیصلے پر راضی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے آدمی سے اس معاملے کے بارے میں) پوچھا تو اس نے کہا: (معاملہ) ایسے ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) اپنے گھر میں داخل ہوئے اور جب باہر نکلے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور انہوں نے اس شخص کی گردن اڑا دی جس نے آپ ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کیا تھا۔‘‘

’’ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا اس کے درمیان میں اس طرح سے فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام (فوراً) بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! بے شک عمر نے (منافق) شخص کو قتل کیا ہے (جس کے نتیجے میں) اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فرق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو حافظ ابن کثیر، امام سیوطی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

# فَصْلٌ فِي خِدْمَةِ الصَّحَابَةِ ﷡ لِدِيْنِهِ ﷺ

## ﴿صحابہ کرام ﷡ کی خدمتِ دینِ محمدی کا بیان﴾

### اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاط سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍo

(الأنفال، ۸:۱۲)

’’(اے حبیبِ مکرم! اپنے اعزاز کا وہ منظر بھی یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں کو پیغام بھیجا کہ (اصحابِ رسول کی مدد کے لیے) میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں، سوتم (بشارت و نصرت کے ذریعے) ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں ابھی کافروں کے دلوں میں (لشکرِ محمدی ﷺ کا) رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں سوتم (کافروں کی) گردنوں کے اوپر سے ضرب لگانا اور ان کے ایک ایک جوڑ کو توڑ دیناo‘‘

۲. فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْص وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰىج وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًاط اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo (الأنفال، ۸:۱۷)

’’(اے سپاہیانِ لشکرِ اسلام!) ان کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے اور یہ (اس لیے) کہ وہ اہلِ ایمان کو اپنی طرف سے اچھے انعامات سے نوازے، بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہےo‘‘

۳. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ۴۸ : ۱۰)

’’(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے

ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

٤. يُرِيدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَo

(الصّف، ٦١:٨)

’’یہ (منکرینِ حق) چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں، جب کہ اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے اگرچہ کافر کتنا ہی ناپسند کریںo‘‘

## اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ، قَالَ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٣، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: التحريض على القتال، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٦، الرقم: ١٣٩٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٤٩، الرقم: ٧٢٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧١۔

’’حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (غزوۂ خندق کے موقع پر) خندق کی کھدائی والی جگہ تشریف لے گئے جہاں مہاجرین و انصار صحابہ سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے تھے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک دیکھ کر فرمایا: اے میرے اللہ! بلا شبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما! انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد مصطفٰی ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں (اس عہد پر قائم رہیں گے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲. عَنْ أَنَسٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بِي؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُوْلُوْنَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَطَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوْا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ.**

**رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.**

’’حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہِ راست سے بھٹکے ہوئے تھے پس اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے

---

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: عزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/١٥٧٤، الرقم: ٤٠٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٠٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩١، الرقم: ٨٣٤٧، وفي فضائل الصحابة، ١/٧٢، الرقم: ٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٤٠، وفي فضائل الصحابة، ٢/٨٠٠، الرقم: ١٤٣٥، وابن حبان في الثقات، ٢/٨١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٥١۔

تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم باہم (جانی) دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے پس ہم نے آپ کو امان دی، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالتِ شکست میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤]، وَلَکِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَکَ فَکَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتِ مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ’’پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سوتم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔‘‘ [المائدة، ٥: ٢٤] بلکہ آپ تشریف لے چلیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

---

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤/١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، وقال: إسناده حسن۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، وَاللهِ، لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى علیه السلام: ﴿اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤] وَلَكِنِ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَكُوْنَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ خَلْفِكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَلِكَ وَسَرَّهُ ذَلِكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے (یعنی کاش اس وقت ان کی جگہ میں ہوتا) وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سوتم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں﴾۔ لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (جہاد میں) آپ کے سامنے، دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو ان کی اس

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ١٤٥٦/٤، الرقم: ٣٧٣٦ وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٧/١، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٢٨٥/٤، الرقم: ١٤٥٥، ٣٨٩/١، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، ٣٩٢/٣، الرقم: ٥٤٨٦، والطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٢٤/١٧، الرقم: ٣٠٦، والشاشي في المسند، ١٩٧/٢، الرقم: ٧٦٦ وابن أبي عاصم في الجهاد، ٥٥٦/٢، الرقم: ٢٢١، وإسناده صحيح۔

بات نے بہت خوش کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

**٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ (وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلِ) حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے

**٦. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ**

---

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/٦٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل مثله في المسند، ٥/١٦٢، الرقم: ٢١٤٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/٦، الرقم: ٣٨٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٢٩، الرقم: ١٣٧٥، وابن حيان في العظمة، ٥/١٧٨٠، الرقم: ٢٨٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٥٣، الرقم: ٦١٦٩، وابن منصور في كتاب السنن، ٢/٢٠٤، الرقم: ٢٤٤٣۔

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/٢١٩-٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠- ١٣٣٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم: ٦٧٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٠/١٥٩، ٢٠/٢٥٠، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٢/١٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٨٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٨/٤٥۔

نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جب ابو سفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ ﷺ نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے رائے لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ماریں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ (خوش ہوئے اور آپ ﷺ نے) لوگوں کو دعوتِ (جہاد) دی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

---

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

”حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، اور ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.**

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔

---

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٦، الرقم: ٣٧٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٣٢، الرقم: ٨٤٩٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٤٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/١٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٦، الرقم: ٢٤٠٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٨٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٢٣۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے) اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دستِ مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**۹. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ، وَأَنَا مَعَهُ، فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هٰذِهِ يَدُ اللهِ، وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ. فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

’’حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پھر انہوں نے فرمایا: میں اس

---

**۹:** أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، وفي السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الرقم: ٤٢٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٤٦٣، الرقم: ٧٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٨، الرقم: ٣٩٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٥، الرقم: ١٣٠٩۔

شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (اُحد) کے دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم ﷺ نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ! ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعتِ رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مالِ مقبول کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے؟ اور میں نے آپ ﷺ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کی توسیع جنت میں گھر کے بدلے میں کرے؟ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئرِ رومہ (رومہ کے کنویں) کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کردیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**١٠. عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اسْتَنْكَرُوا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ. وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ**

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٤١، الرقم: ١٢٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٢٩، والشافعي في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/٧١، وابن حجر العسقلاني في فتح الباری، ٥/٤٠٧، الرقم: ٢٦٢٦، وفي الأصابة، ٢/٥٤٣، والعيني في عمدة القاري، ١٤/٧٢، الرقم: ٨٧٧٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/١٣١، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٧٧، والحموي في معجم البلدان، ١/٢٩٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

لِي وَلَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا. لَا أَسْتَطِيْعُ ذٰلِکَ. فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُثْمَانَ رضی الله عنه، فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو۔ تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ جب یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خریدلوں تو کیا آپ ﷺ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا)۔ تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُکْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَی دِيْنِکَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا کَيْفَ يَشَاءُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔‘‘ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم آپ

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: القدر، باب: ما جاء أن القلوب بين اصبعي الرحمن، ۴/۴۴۸، الرقم: ۲۱۴۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۲۵، الرقم: ۲۹۱۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۱۲، الرقم: ۱۲۱۲۸، وأبو يعلی في المسند، ۶/۳۵۹، الرقم: ۳۶۸۷۔

پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے، کیا آپ کو ہمارا (دین سے پھر جانے کا) ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (انسانوں کے) دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے (یعنی اس کے قبضہ میں ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَيْصَةً، قَالُوْا: قُتِلَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) حَتَّى كَثُرَتِ الصَّوَارِخُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مُتَحَزِّمَةً فَاسْتَقْبَلَتْ بِابْنِهَا وَأَبِيْهَا وَزَوْجِهَا وَأَخِيْهَا لَا أَدْرِي أَيُّهُمُ اسْتَقْبَلَتْ بِهِ أَوَّلًا. فَلَمَّا مَرَّتْ عَلَى آخِرِهِمْ قَالَتْ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْكِ، أَخُوْكِ، زَوْجُكِ، ابْنُكِ، تَقُوْلُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ يَقُوْلُوْنَ: أَمَامَكِ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَتْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَا أُبَالِي إِذْ سَلِمْتَ مِنْ عَطَبٍ.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.**

**وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي دِيْنَارٍ وَقَدْ أُصِيْبَ زَوْجُهَا وَأَخُوْهَا وَأَبُوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِأُحُدٍ فَلَمَّا نَعَوْا لَهَا قَالَتْ: فَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالُوْا: خَيْرًا يَا أُمَّ فُلَانٍ، هُوَ بِحَمْدِ اللهِ كَمَا تُحِبِّيْنَ. قَالَتْ: أَرُوْنِيْهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأُشِيْرَ لَهَا إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا رَأَتْهُ قَالَتْ: كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.**

---

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٨٠/٧، الرقم: ٧٤٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧٢/٢، ٣٣٢، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٧٤/٢، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥٠/٤، والقاضي عياض في الشفا، ٤٩٧/١، الرقم: ١٢١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١١٥/٦، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١٩٠/١، ٧٤/٢۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کا دن تھا تو اہل مدینہ سخت تنگی و پریشانی میں مبتلا ہوگئے (کیونکہ)، انہوں نے (غلط فہمی اور منافقین کی افواہیں سن کر) سمجھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو (العیاذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں چیخ و پکار کرنے والی عورتوں کی کثیر تعداد (جمع) ہوگئی، یہاں تک کہ انصار کی ایک عورت پیٹی باندھے ہوئے باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند اور بھائی (کی لاشوں کے پاس) سے گزری، (راوی کہتے ہیں:) میں نہیں جانتا کہ وہ سب سے پہلے کس سے ملیں۔ پس جب وہ ان میں سے سب سے آخری شخص کے پاس سے گزری تو پوچھنے لگی: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: تمہارا باپ، بھائی، خاوند اور تمہارا بیٹا ہے۔ (جو کہ شہید ہو چکے ہیں) وہ کہنے لگی: (مجھے صرف یہ بتاؤ کہ) رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ لوگ کہنے لگے: وہ تمہارے سامنے تشریف فرما ہیں یہاں تک کہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا گیا اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے کرتہ مبارک کا پلو پکڑ لیا اور پھر عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جب آپ کسی نقصان سے محفوظ ہیں تو مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں (یعنی آپ سلامت ہیں تو سب کچھ سلامت ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن شعیب سے روایت کیا ہے انہیں میں نہیں جانتا اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

’’ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا باپ، بھائی اور شوہر جنگ اُحد کے دن آپ ﷺ کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ جب اسے یہ بتایا گیا تو اس نے کہا: (میرے آقا) رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اے فلاں کی ماں! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔ جیسا کہ تو چاہتی ہے تو اس نے کہا: مجھے آپ ﷺ کی زیارت کرواؤ تاکہ میں انہیں دیکھ لوں۔ تو میں نے اسے (دکھانے) کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور کہنے لگی آپ ﷺ کی (سلامتی کے) بعد ساری مصیبتیں آسان ہیں۔ (مجھے کسی بھی مصیبت کی پرواہ نہیں)۔‘‘ اسے امام ابن جریر طبری اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوْهُ إِلَى قَوْمِهِمْ حَتَّى يُبَلِّغَ كَلَامَ اللهِ وَرِسَالَاتِهِ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيْبُ لَهُ، حَتَّى أَرَادَ اللهُ إِظْهَارَ دِيْنِهِ، وَنَصْرَ نَبِيِّهِ، وَإِنْجَازَ مَا وَعَدَهُ، سَاقَهُ اللهُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوْا لَهُ وَجَعَلَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ دَارَ هِجْرَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال قبائل عرب کے ہاں تشریف لے جاتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (یہ مژدہ بھی سنائیں کہ جو آپ ﷺ کی مدد کریں گے) ان کے لئے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات منظور نہ کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے ظاہر کرنے اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا اس کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس خیر کو اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں کی طرف روانہ کر دیا، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لئے ان کے وطن کو دارِ ہجرت بنا دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبْشَةِ وَمَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ خَبَرُهُمْ وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی

---

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٩٤، الرقم: ٦٤٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٤٢۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٩٠، الرقم: ١٤٣، والشيباني في الآحاد والمثانى، ١/ ١٢٣، الرقم: ١٢٣۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پہنچی اور آپ ﷺ روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے۔

**۱۵. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلاً وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اُنْظُرُوْا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دنبہ کی کھال میں ملبوس دیکھ کر صحابہ سے فرمایا: اِس شخص دیکھو جس کے قلب کو اللہ نے روشن فرما دیا ہے۔ میں نے ان کی عیش و عشرت والی زندگی بھی دیکھی ہے۔ اِس کے والدین اس کو سب سے اچھا کھانا اور سب سے اچھا مشروب دیتے تھے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے ان میں کس قدر تبدیلی آئی جسے تم دیکھ رہے ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

## اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

**۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ**

---

**۱۵:** أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۰۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۱۶۰، الرقم: ۶۱۸۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۶/۳۳۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۸۱، الرقم: ۳۱۶۳، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۳۹۱۔

**۱:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۲۴، الرقم: ۳۷۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۴۹، الرقم: ۱۲۷۷۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲۵۴، وفي الإصابة، ۷/۶۸۰۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ: يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور عبد اللہ بن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ سے کہا گیا: یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے والدین اسے اپنے ساتھ ہجرت پر لے کر گئے تھے کہ یہ خود ہجرت پر گیا تھا (اس لیے اس کا وظیفہ دوسروں کی نسبت کم ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ ...... قَالَ سَعْدُ بْنُ رَبِيْعٍ رضی اللہ عنہ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ إِذَا جُرِحَ بِأُحُدٍ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ طُعِنْتُ اثْنَتَي عَشْرَ طَعْنَةً، وَأَنِّي قَدْ أَنْفَذْتُ مُقَاتِلِي، وَأَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّهُ لَا عُذْرَ لَهُمْ عِنْدَ اللهِ إِنْ قُتِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ حَيٌّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’امام یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ...... حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس وقت کہا جب وہ (حضرت سعد بن ربیع) میدانِ اُحد میں زخمی حالت میں تھے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابل کے جسم سے نیزہ آر پار کر دیا ہے۔ اپنے قبیلہ کے لوگوں سے کہنا کہ اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہوا اور تم میں سے ایک فرد بھی زندہ بچا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا کوئی بھی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا۔‘‘ اسے امام مالک اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ مَعْرُوْفًا بِالتِّجَارَةِ. لَقَدْ بُعِثَ

---

۲: أخرجه مالك في الموطأ، ۲/۴۶۵-۴۶۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۵۲۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۲/۵۹۰، وفي التمهيد، ۲۴/۹۴، وابن الجوزي في صفوة الصفوه، ۱/۴۸۱، والعسقلاني في الإصابه، ۳/۵۹، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ۳/۵۹۔

۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۱۷۲، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۳۰/۶۸۔

النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَكَانَ يُعْتِقُ مِنْهَا، وَيُقَوِّي الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْقَدِرَةَ آلَافَ دِرْهَمٍ ثُمَّ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مشہور تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے۔ آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کر کے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤. قال الإمام القسطلاني: ومن علامات محبته ﷺ نصر دينه بالقول والفعل، والذب عن شريعته، والتخلق بأخلاقه في الجود والإيثار، والحلم والصبر والتواضع وغيرها.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اپنے قول و فعل سے آپ ﷺ کے دین کی مدد کرے، آپ ﷺ کی شریعت کا دفاع کرے اور سخاوت میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنائے۔ بردباری، صبر، تواضع وغیرہ میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلے، یعنی آپ ﷺ کے تمام اخلاق جن کا ذکر ہو چکا ہے اپنے سامنے رکھے۔‘‘

تمّ بعونه تعالى الجزء الأوّل من ((هداية الأمّة على منهاجِ القرآن والسّنّة))

وسيليه، إن شاء الله تعالى، الجزء الثاني.

---

٤: القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٤٩٤۔

www.MinhajBooks.com

# مصادر التخريج

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١. القرآن الحکیم۔

٢. آجرّی، ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (٣٦٠ھ)۔ کتاب الشریعة۔ لاہور، پاکستان: انصار السنة المحمدیة۔

٣. آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی (١٢١٧۔١٢٧٠ھ/١٨٠٢۔١٨٥٤ء)۔ روح المعانی في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

٤. آلوسی، امام شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی البغدادی۔ (١٢١٧۔١٢٧٠ھ/١٨٠٢۔١٨٥٤ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

٥. ابن اثیر، ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔٦٣٠ھ/١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ اُسدُ الغابة فی معرفة الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

٦. ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٤٤۔٦٠٦ھ/١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ النھایہ فی غریب الحدیث والأثر۔ قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ١٣٦٤ھ۔

٧. احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ۔

٨. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٩. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العلمیہ، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

۱۰. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

۱۱. **ازدی**، معمر بن راشد (م ۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: مکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۲. **ازدی**، معمر بن راشد (م ۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء۔

۱۳. **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱٤. **ابن اسحاق الجهضمی**، اسماعیل بن اسحاق المالکی (۱۹۹۔۲۸۲ھ)۔ **فضل الصلاة على النبی** ﷺ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دار المدینۃ المنورہ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

۱۵. **ابن اسحاق الجهضمی**، اسماعیل بن اسحاق المالکی (۱۹۹۔۲۸۲ھ)۔ **فضل الصلاة على النبی** ﷺ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۷ھ۔

۱٦. **اصبهانی**، اِسماعیل بن محمد بن فضل تمیمی (۴۵۷۔۵۳۵ھ)۔ **دلائل النبوه**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۹ھ۔

۱۷. **أندلسی**، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (۵۶۵ھ/۶۳۴ھ)۔ **الإکتفاء بما تضمنه من مغازی رسول الله و الثلاثة الخلفاء**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۹۹۷ء۔

۱۸. **ابن ملقن**، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی الاندلسی الانصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفة المحتاج إلى ادلة المحتاج**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۹. **ابن ملقن**، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی الاندلسی الانصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **غاية السول في خصائص رسول** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۱۴ھ۔

۲۰. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۱. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

۲۲. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۳. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۲۴. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۵. **بغوی**، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲۶. **بغوی**، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۲۷. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۸. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۹. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۰. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق، ۱۴۰۱ھ۔

۳۱. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۲. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ الزہد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

۳۳. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۴. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

۳۵. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ فضائل الأوقات۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ۱۴۱۰ھ۔

۳۶. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ حیاۃ الأنبیاء بعد وفاتهم۔ مدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبہ العلوم والحکم، ۱۹۹۳ء۔

۳۷. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۸. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۳۹. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ھ۔

۴۰. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

۴۱. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاویٰ۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۴۲. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ إقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۴۳. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ قاعدۃ جلیلۃ فی التوسل والوسیلۃ۔ لاہور، پاکستان: ادارہ ترجمان السنہ۔

٤٤. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول علی شاتم الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

٤٥. **ثعالبی**، عبد الرحمٰن بن محمد بن مخلوف ثعالبی۔ **الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: موسسہ العلمی للمطبوعات۔

٤٦. **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٤٧. **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٨. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔ ۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٩. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٥٠. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **زاد المسیر فی علم التفسیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٥١. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفی ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٥٢. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **العلل المتناهیة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔

٥٣. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **غریب الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٥٤. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۳ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورة، سعودی عرب:

مرکز خدمة السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۵۵. **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (۲۴۰-۳۲۷ھ/۸۵۴-۹۳۸ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۵۶. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی، ۱۳۹۸ھ

۵۷. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۵۸. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۹. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۶۰. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۶۱. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیہ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۲. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۶۳. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۶۴. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۶۵. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۶۶. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تهذیب التهذیب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۶۷. **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ الاحکام فی اصول الاحکام۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۶۸. **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

۶۹. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۷۰. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۷۱. **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(۱)۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔


(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔


۷۲. **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السیرۃ الحلبیۃ۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۷۳. **حلیمی**، الحافظ ابو عبد اللہ۔ الشعب۔

۷۴. **حموی**، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (م ۶۲۶ھ)۔ معجم البلدان۔ بیروت، لبنان: دارالفکر۔

۷۵. **ابن حمید**، عبد بن حمید بن نصر ابو محمد (م ۲۴۹ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۷۶. **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

+ قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

.۷۷ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

.۷۸ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

.۷۹ **خازن**، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (۶۷۸۔۷۴۱ھ/ ۱۲۷۹۔۱۳۴۰ء)۔ **لباب التأویل فی معانی التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

.۸۰ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

.۸۱ **خطابی**، ابو سفیان احمد بن محمد بن ابراہیم بستی (م ۳۸۸ھ)۔ **غریب الحدیث**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: جامعہ ام القری، ۱۴۰۲ھ۔

.۸۲ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضع اوهام الجمع والتفریق**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

.۸۳ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

.۸۴ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **شرف اصحاب الحدیث**۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنہ۔

.۸۵ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکاة المصابیح**۔ بیروت، لبنان: الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

.۸۶ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکاة المصابیح**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

.۸۷ **خفاجی**، ابو عباس احمد بن محمد بن عمر (۹۷۹۔۱۰۶۹ھ/ ۱۵۷۱۔۱۶۵۹ء)۔ **نسیم الریاض فی**

شرح شفاء القاضی عیاض۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۸۸. **ابن خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، ابو بکر (۲۳۴۔ ۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۰ھ۔

۸۹. **ابن خلاد**، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامهرمزی (۵۷۶ھ)۔ أمثال الحديث المروية عن النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتاب الثقافية، ۱۴۰۹ھ۔

۹۰. **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ جامع المسانيد لأبی حنيفة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۱. **ابو خیثمہ**، زہیر بن حرب نسائی (۱۶۰۔۲۳۴ھ)۔ کتاب العلم۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۹۲. **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۹۳. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹٤. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۵. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۹٦. **ابن درہم**، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر (۲۴۵۔۲۴۰ھ)۔ الزهد وصفة الزاهدين۔ طنطا: دار الصحابة للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۹۷. **دمیاطی**، حافظ ابو محمد شرف الدین، عبد المؤمن بن خلف (۶۱۳۔۷۰۵ھ)۔ المتجر الرابح في ثواب العمل الصالح۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء۔

۹۸. **دمیاطی**، حافظ ابو محمد شرف الدین، عبد المؤمن بن خلف (۶۱۳۔۷۰۵ھ)۔ المتجر الرابح في

ثواب العمل الصالح۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبة ومطبعة النهضة الحديثة، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹۹. **ابن ابی دنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الأولياء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۰. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبداللہ بن محمد القریشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **مکارم الاخلاق**۔ قاہرہ، مصر: مکتبة القرآن، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۱. **ابن ابی دنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **حسن الظن باللہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۰۲. **ابن ابی دنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **المحتضرين**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۱۰۳. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الصمت**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۱۰ھ۔

۱۰٤. **ابن ابی دنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الاشراف في منازل الاشراف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الرشید، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۵. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الشکر**۔ کویت: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۰٦. **دورقی**، ابو عبد اللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (۱۶۸۔۲۴۶ھ)۔ **مسند سعد بن أبي وقاص**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۰۷. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۱۰۸. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۱۰۹. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ **سیر أعلام**

النبلاء۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۱۱۰. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ **الکبائر**۔ بیروت، لبنان: دار الندوۃ الجدیدۃ۔

۱۱۱. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۱۲. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار**۔ دمشق، شام: مکتبہ دار البیان، ۱۳۹۹ھ۔

۱۱۳. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۱۴. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم**۔ مصر: مطبعۃ البابی الحلبی، ۱۳۴۶ھ۔

۱۱۵. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۱۱۶. **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔ ۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواہب اللدنیہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۱۷. **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔ ۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۱۱۸. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **تخریج الاحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ۱۴۱۴ھ۔

۱۱۹. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ**۔ مصر: دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

١٢٠. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (۶۸۳۔۷۵۶ھ/۱۲۸۴۔۱۳۵۵ء)۔ شفاء السقام فی زیارة خیر الانام۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ۱۳۱۵ھ۔

١٢١. سخاوی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (۸۳۱۔۹۰۲ھ/ ۱۴۲۸۔۱۴۹۷ء)۔ المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الألسنة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی۔

١٢٢. ابن سرایا، محمد بن محمد بن علی بن ہمام بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (۶۷۷۔۷۴۵ھ)۔ سلاح المؤمن في الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

١٢٣. سعید بن منصور، ابو عثمان خراسانی (م ۲۲۷ھ)۔ السنن۔ بھارت: الدار السّلفیہ، ۱۹۸۲ء۔

١٢٤. سعید بن منصور، ابو عثمان خراسانی، (م ۲۲۷ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

١٢٥. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

١٢٦. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

١٢٧. سُلَمی، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵۔۴۱۲ھ/ ۹۳۶۔ ۱۰۲۱ء)۔ طبقات الصّوفیہ۔ قاہرہ، مصر: مطبعة المدنی، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

١٢٨. ابن سلیمان، ابو بکر عبد اللہ بن سلیمان ابن اشعث سجستانی (۲۳۰۔۳۱۶ھ)۔ مسند عائشة رضي الله عنها۔ کویت: مکتبہ الاقصی، ۱۴۰۵ھ۔

١٢٩. سمعانی، ابو سعید عبد الکریم بن محمد بن منصور تمیمی (م ۵۶۲ھ)۔ ادب الاملاء والاستملاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

١٣٠. سمہودی، نور الدین علی بن احمد مصری (م ۹۱۱ھ)۔ وفاء الوفا باخبار دار المصطفی۔ مصر:

مطبعۃ السعادہ، ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء۔

۱۳۱. **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد دینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ **عمل الیوم و اللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۱۳۲. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۳۳. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **التدریب الراوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۱۳۴. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۱۳۵. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۳۶. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **مفتاح الجنۃ**۔ المدینۃ المنورہ، سعودی عرب: الجامعہ الاسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۳۷. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الإتقان**۔ مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی۔

۱۳۸. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن النسائی**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۳۹. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح السنن ابن ماجہ**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۴۰. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **اسباب ورود الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار المکتبہ العلمیہ، ۱۴۰۴ھ۔

www.MinhajBooks.com

١٤١. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ / ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفا۔

١٤٢. **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

١٤٣. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٤٤. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ احکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ۔

١٤٥. **شریف رضی**۔ نهج البلاغة۔ بیروت، لبنان: دار البلاغۃ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

١٤٦. **شعرانی**، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸-۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ - ۱۶۶۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

١٤٧. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

١٤٨. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

١٤٩. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹- ۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

١٥٠. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹- ۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ کراچی، پاکستان: ادارہ القرآن والعلوم۔

١٥١. **صالحی**، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (م ۹۴۲ھ/ ۱۵۳۶ء)۔ سبل الهدی والرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۵۲. **صنعانی،** محمد بن اسماعیل الامیر (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۱۵۳. **صیداوی،** محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۵۴. **ابو طالب المکی،** محمد بن علی بن عطیہ الحارثی (م ۳۸۶ھ)۔ قوت القلوب فی معاملة المحبوب ووصف طريق المريد إلى مقام التوحيد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔

۱۵۵. **طبرانی،** سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ مسند الشاميين۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۵۶. **طبرانی،** سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۵۷. **طبرانی،** سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط. قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۱۵۸. **طبرانی،** سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۵۹. **طبرانی،** سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۶۰. **طبرانی،** سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۶۱. **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۶۲. **طبری،** ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البيان فی تفسير القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱٦۳. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱٦٤. **طبری**، ابوجعفرمحمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تھذیب الآثار**۔ القاہرہ، مصر: مطبعة المدنی۔

۱٦٥. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱٦٦. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۱٦٧. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دارالرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱٦٨. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الجهاد**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

۱٦٩. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزهد**۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۱٧٠. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱٧١. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸۔۴٦۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **جامع بیان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱٧٢. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸۔۴٦۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب فی معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱٧٣. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸۔۴٦۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۷۴. **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۱۷۵. **ابن عربی**، ابوبکر بن العربی۔ **عارضۃ الأحوذي**۔

۱۷۶. **فیروز آبادی**، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود (۷۲۹۔۸۱۷ھ/ ۱۳۲۹۔۱۴۱۴ء)۔ **تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۷۷. **عبد القادر جیلانیؒ**، ابو صالح شیخ محی الدین عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ الجیلانی (۴۷۰ھ۔ ۵۶۱ھ)۔ **غنیۃ الطالبین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۱۷۸. **عبد اللہ بن احمد**، بن حنبل الشیبانی (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنۃ**۔ دمام، ایران: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۱۷۹. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۸۰. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ ریاض، سعودی عرب: المکتبۃ الرشید، ۱۴۱۰ھ۔

۱۸۱. **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۸۲. **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد جرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۸۳. **ابن عدی**، ابو احمد عبداللہ بن عدی بن عبد اللہ محمد بن مبارک جرجانی (۲۷۷۔۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی معرفۃ ضعفاء المحدثین**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۹۹۳ء۔

۱۸۴. **عدنی**، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر (۱۵۰۔۲۴۳ھ)۔ **کتاب الایمان**، کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۸۵. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/

۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساكر)۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۸۶. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاريخ مدينة دمشق۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۱۸۷. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تهذيب تاريخ دمشق الكبير۔ بيروت، لبنان، دارالمیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۸۸. **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۸۹. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۹۰. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔ ۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ عمدة القاری شرح صحيح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۹۱. **غزالی**، ابو حامد محمد بن محمد (۴۵۰۔۵۰۵ھ)۔ إحياء علوم الدين۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۱۹۲. **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ أخبار مكة في قديم الدهر و حديثه۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۱۹۳. **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوة۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۹۴. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفى۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۱۹۵. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ

www.MinhajBooks.com

بن عیاض (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

۱۹۶. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ مشارق الانوار۔ المکتبۃ العتیقۃ ودار۔

۱۹۷. **ابو قاسم**، خلف بن عبد الملک بن بشکوال (۴۹۵۔۵۷۸ھ)۔ غوامض الاسماء المبهمة الواقعه فی متون الأحادیث المسنده۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ۔

۱۹۸. **ابن قانع**، ابو الحسین عبدالباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۱۹۹. **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۰۰. **قرطبی**، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۲۰۱. **قرطبی**، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ تذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة۔

۲۰۲. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی اخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۲۰۳. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۰۴. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ اِرشاد الساری لشرح صحیح البخاری۔ مصر: مطبعہ کبریٰ امیریہ، ۱۳۰۴ھ۔

۲۰۵. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ الرسالة۔

www.MinhajBooks.com

بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٢٠٦. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦-٤٦٥ھ/ ٩٨٦-١٠٧٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٢٠٧. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ٤٥٤ھ/ ١٠٦٢ء)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٦ء۔

٢٠٨. ابن قیسرانی، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (٤٤٨-٥٠٧ھ/ ١٠٥٦-١١١٣ء)۔ تذکرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٥ھ۔

٢٠٩. ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/ ١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ مدارج السالکین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٤ء۔

٢١٠. ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/ ١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ الصلاة وحکم تارکها۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٦ء۔

٢١١. ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/ ١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ جلاء الأفهام في الصلاة والسلام علی خیر الأنام۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفی الباز۔

٢١٢. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٢١٣. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ البدایہ والنهایہ (السیرة)۔ بیروت، لبنان: مکتبة المعارف۔

٢١٤. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ البدایہ والنهایہ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٢١٥. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ شمائل الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

٢١٦. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن

ماجة۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۲۱۷. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۲۱۸. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ کرامات أولیاء اللہ ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۱۹. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۲۰. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء۔

۲۲۱. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ لاہور، پاکستان: مطبع مجتبائی

۲۲۲. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۲۲۳. **مبارکپوری**، محمد عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم ابوالعلا (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۲۴. **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۲۲۵. **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ المسند۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

۲۲۶. **ابو محاسن**، یوسف بن موسیٰ حنفی۔ المعتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٢٢٧. **محبّ طبری،** ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ الرياض النضرة في مناقب العشرة۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

٢٢٨. **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

٢٢٩. **مروزی،** ابوعبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

٢٣٠. **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٢٣١. **مسلم،** ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٢٣٢. **مسلم،** ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ۔

٢٣٣. **ابن معین،** ابو زکریا یحییٰ (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ التاريخ۔ دمشق، شام: دار المامون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

٢٣٤. **مقدسی،** ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ أحاديث الشعر۔ اردون، عمان: المكتبة السلامیہ، ۱۴۱۰ھ۔

٢٣٥. **مقدسی،** ضیاء الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ الاحاديث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٢٣٦. **مقدسی،** ضیاء الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ الاحاديث المختارہ۔ فضائل بيت المقدس،

شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۳۷. **مقدسی**، ضیاء الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الاعمال**۔ قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

۲۳۸. **مقری**، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصة فی تقبیل الید**۔ ریاض: سعودی عرب: ۱۴۰۸ھ۔

۲۳۹. **مقری**، ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُموی مقری (۳۷۱۔۴۴۴ھ/ ۹۸۱۔۱۰۵۲ء)۔ **السنن الوارده فی الفتن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۱۶ھ۔

۲۴۰. **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۲۴۱. **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۲۴۲. **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **الزبده فی شرح البرده**۔

۲۴۳. **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۲۴۴. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۲۴۵. **ابن منظور**۔ **مختصر تاریخ دمشق**۔ دمشق، شام: دار الفکر، ۱۹۸۴ء۔

۲۴۶. **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۲۴۷. **نبہانی**، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (۱۲۶۵۔۱۳۵۰ھ/ ۱۸۴۸۔۱۹۳۲ء)۔ **سعادة الدارین في**

الصلاۃ علی سید الکونین۔

۲۴۸. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۲۴۹. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۲۵۰. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ عمل الیوم واللیلہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۲۵۱. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۲۵۲. **نمیری**، ابو زید عمر بن شیبہ بصری (م ۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۲۵۳. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۲۵۴. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدرآباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

۲۵۵. **ابو نعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۵۶. **ابو نعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء۔

٢٥٧. **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **الأذکار من کلام سید الأبرار**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ،۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

٢٥٨. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

٢٥٩. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٢٦٠. نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **المجموع**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٢٦١. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **الإیضاح**۔

٢٦٢. **واحدی**، ابو الحسن علی بن احمد الوحدی النیشاپوری (۴۶۸ھ)۔ **الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۱۵ھ۔

٢٦٣. **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ **تاریخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٤. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٢٦٥. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک ہشام الحمیری (م۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویہ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

٢٦٧. **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٨. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٦٩. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث+ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٧٠. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٢٧١. **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٢٧٢. **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٢٧٣. **ابو یوسف**، یعقوب بن سفیان الفسوی (م ۲۷۷)۔ **المعرفۃ والتاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com